14357 ـ اگرگھر کا خرچہ بیوي برداشت کرتي ہو توکیا وراثت میں اس کا حصہ مختلف ہوگا

سوال

سورة النساء کي آیت نمبر گیارہ میں وراثت میں سےعورت کےلیے مرد سے نصف حصہ مقرر کیا ہے ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ عورت کومرد کے مقابلہ میں نصف دینےکاحکم اس امر پر مبني ہے جوسورة النساء کي آیت نمبر (34) میں ہے کہ مرد عورت کا سربراہ ہے ، میرا سوال یہ ہےکہ :
جب خاندان میں عورت ہي اساسي طورپر کمائي کرنےوالي ہو (یعني وہ ملازمت کرتي ہو) (نہ کہ مرد) توپھر کیا حاصل ہوگا ؟ یا پھر خاوند اور بیوي دونوں ہي ملازمت کرتےاور روزي کماتے ہوں تو کیا پھر بھي ان پر یہي حکم لاگو ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وراثت میں عورت کومرد کےمقابلہ میں نصف ملےگا چاہے عورت ملازمت کرکے خرچہ برداشت کرتي ہو یا نہ کرتي ہو کیونکہ یہ حکم اللہ تعالي کا ہے فرمان باري تعالي ہے:

اللہ تعالي تمہیں تمہاري اولاد کےبارہ میں وصیت کرتاہے کہ ایك مرد کےلیےدو عورتوں کےبرابر ہے النساء (11)

جب مرد اور عورت ایك ہي جانب سے وراثت میں جمع ہوں تو مرد کو دوعورتوں کےبرابر حصہ ملےگا، اس سے کلالہ کے مسئلہ میں اخوۃ لام (ماں کي جانب سے بھائي) مستثني ہیں جوکہ اللہ تعالي کےمندرجہ ذیل فرمان میں بیان ہیں :

اور اگروہ مرد یا عورت کلالہ ہو (یعني اس کا باپ بیٹا نہ ہو) اور اس کا ایك بھائي یاایك بہن ہو تو ان دونوں میں سےہرایك کےلیے چھٹا حصہ ہے ، اور اگر اس سےزیادہ ہوں توایك تہائي میں سب شریك ہیں النساء (12)

اور کلالہ کي صورت یہ ہےکہ : متوفي شخص کي نہ تواصل ہواور نہ ہي فرع یعني والد اور اولاد نہ ہو ، تواگر اس کےماں جائےبھائي ہوں تو مرد کوبھي عورت کےبرابر ہي ملےگا ، امام قرطبي رحمہ اللہ کہتےہیں :

(علماء کرام کا یہ اجماع ہے ، اور فرائض میں اخوۃ لام کےعلاوہ کوئي ایسا مسئلہ نہیں جس میں مرد اور عورت کوبرابر حصہ ملے) .

وراثت کي شان کي خاطر اللہ تعالي نے اس کي تقسیم خود کي اور اس میں کسي مجتھد کےاجتھاد یا کسي تاویل

کرنےوالے كي تاويل کےلیے نہیں چھوڑا اور اسي لیے اللہ تعالي نےآیت ختم کرتےہوئےفرمایا :

یہ اللہ تعالي كي جانب سےفرض کردہ ہے ، یقینا اللہ تعالي علم اور حکمت والا ہے .

اور اللہ تعالي نے وراثت کےاحکام بیان کرنےکےبعد یہ فرمایا :

یہ اللہ تعالي كي حدود ہیں ،اور جوکوئي بھي اللہ تعالي اوراس کےرسول كي اطاعت وفرمانبرداري کرےگا اللہ تعالي اسے ایسي جنتوں میں داخل کرےگا جس کےنیچے سے نہریں جاریں ہونگي اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اوریہ عظیم کامیابي ہے ، اور جو کوئي بھي اللہ تعالي اور اس کے رسول كي نافرماني کرے اور اس كي حدود سےآگےتجاوز کرےگا اللہ تعالي اسے آگ میں داخل کرےگا اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کےلیے ذلت والا عذاب ہے النساء (13 ـ 14)

اس سےہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان احکام میں تبدیلي اور تغیر كي کوئي گنجائش نہیں ہے ، اور نہ ہي اس پر کوئي اعتراض کیا جاسکتا ہے اس لیے کہ یہ احکام اللہ تعالي كي جانب سے نازل کردہ ہیں جوعلم اور حکمت والا ہے اورلوگوں پر ذرہ برابر بھي ظلم نہیں کرتا ، اور والدہ کا اپنےبچوں پر رحم کرنےسے بھي زیادہ رحم کرنے والا ہے .

اور بعض علماء کرام نے وراثت میں مرد کوعورت پر فضیلت دینے كي حکمت مندرجہ ذیل فرمان باري تعالي استنباط كي ہے :

فرمان باري تعالي ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سےکہ اللہ تعالي نےایك کودوسرے پر فضیلت دي ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نےاپنےمال خرچ کیےہیں النساء (34)

علماء کا کہنا ہےکہ: جب مرد عورت اور اس كي اولاد اور اس کےملازموں پر خرچہ کرنے کا مکلف ہے اور عورت اس كي مکلف نہیں بلکہ اس سےیہ معاف ہے تواس طرح یہ مناسب ہوا کہ مرد کاحصہ عورت کےحصہ سےزیادہ ہو .

اور یہ حکمت بلاشك وشبہ ظاہر ہے علامہ شنقیطي رحمہ اللہ تعالي اپني تفسیر " اضواء البیان " میں کہتےہیں :

اس لیےکہ کسي دوسرےکےبھروسہ پرقائم شخص جس پر خرچ کیا جارہا ہو ہمیشہ نقصان كي امید میں ہوتا ہے اور اسےقائم رکھنےوالا جواس پرمال خرچ کر رہا ہے ہر وقت زیادہ كي امید میں ہوتا ہے ، اور نقصان كي امید والے پر زیادہ كي امید والےکوترجیح دینے كي حکمت بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ یہ اس کےنقصان کا ازالہ کرنے کےلیے ہے .

دیکھیں اضواء البیان (3 / 308) .

اوریہ معلوم ہونا ضروري ہےکہ اسلام کي تمام اصطلاحات اور قوانین عورت کي عزت وتکریم اور اس کےساتھ انصاف ہي کرتي ہیں ، اور اسلام نے عورت کوایك مستقل مالي ذمہ بھي عطا کیا ہے ، جب کہ کچھ مدت قبل تك تویورپي عورت حق ملکیت سے محروم تھي !

اورسوال میں جویہ پوچھا گیا ہے کہ: وہ عورت جوگھر کا خرچہ برداشت کرتي ہو یا پھر خرچہ کرنے میں شریك ہو تواس کا جواب یہ ہے کہ :

عورت ایسا کرنے کي ذمہ دار نہیں اور اس سےخرچہ کرنےکامطالبہ نہیں کیا گیا ، اسےیہ حق حاصل ہے کہ ملازمت سےرك جائے ، یا پھر اپني کمائي کےمال سےگھریلو خرچہ نہ کرے بلکہ اپنےخاوند سےاپنے اور اپني اولاد کےلیےخرچہ اوررہائش کا مطالبہ کرے ، اگرخاوند یہ حق ادا نہ کرے تو بیوي کوطلاق حاصل کرنے کا حق حاصل ہے ، اور اگروہ عورت خاوند پر خرچ کرنے اور گھریلوخرچہ اورمعیشت میں شریك ہونے پر رضامند ہو تویہ اس کي جانب سےاحسان ہے جس پر اسےاجروثواب حاصل ہوگا، لیکن اس پر واجب نہیں اور اسي لیے وراثت میں اس کےحصہ پر اثرانداز نہیں ہوتا .

یہاں ایك تنبیہ ضروري ہے کہ ہوسکتا ہے کہ بیوي اپنے والدیا والدہ کےترکہ میں سے نصف ترکہ حاصل کیا ہو ، اس صورت میں کہ جب اس کابھائي وارث نہ ہو ، اور ہوسکتا ہے یہ اپنےبھائي یا بہن کي وارث بني ہو اور اس کےساتھ اضافہ یہ کہ خاوند کي موت کےبعد اس کےترکہ سےبھي اسے وراثت میں حصہ ملےگا.

اور ہوسکتا ہے کہ خاوند اس کي برعکس حالت میں ہو، یعني وہ اپنے والد یاوالدہ یا اپنےبھائیوں کےترکہ سےبہت ہي کم مال کا وارث بنا ہو، یا پھر اسےوراثت میں کچھ بھي حاصل نہ ہوا ہو .

اس تنبیہ سےہمارا یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالي کا فرمان : مرد کےلیے دوعورتوں کي مثل ہے یہ فرمان میت کي اولاد میں سے لڑکےاورلڑکي کےمتعلق ہے ، اوریہ خاوند کا اپني بیوي کےساتھ ہونےپر منطبق نہیں ہوتا ، کیونکہ ہرایك کےلیے مستقل جہت ہے جس کي طرف سےوہ وارث بنیں گے .

واللہ اعلم .